

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا  
مباحثات

بروز بدھ مورخہ 09 اکتوبر 2013ء  
(بمطابق 03 ذوالحجہ 1434 ہجری)

شمارہ 3

جلد 6



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

124  
125  
127  
128  
131  
140  
147  
154

مندرجات

- 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ
- 2- نکتہ اعتراض
- 3- اراکین کی رخصت
- 4- رسمی کارروائی
- 5- ذاتی وضاحت
- 6- مسئلہ استحقاق
- 7- توجہ دلاؤ نوٹس ہا
- 8- جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین اور میں بروز بدھ مورخہ 09 اکتوبر 2013ء بمطابق 03 ذی الحجہ 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔  
جناب قائم مقام سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَسَدْنَاهُ أَنْ يَتَّوْبَهُمْ ۝ قَدْ صَدَّقَتِ الرُّءْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي  
الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلْتَأُ الْمُبِينُ ۝ وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَوَكَّنَا عَلَيْهِ فِي  
الْآخِرِينَ ۝ سَلَّمَ عَلَيْنَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ -

ترجمہ: جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم۔ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکر خیر باقی) بچھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکو کاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَى اَنَا اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: کورم، میرے خیال میں دو منٹ کیلئے گھنٹی بجاتے ہیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی صاحب، پلیز۔

### نکتہ اعتراض

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، امام شافعی صاحب د فقہ یو ڈیر لوئے عالم تیر شوے دے، د خلورو مذہبونو د فقہ یو امام شمار لپی کیری۔ ہغہ امام دے چپی ہغہ د پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام د یو ورپی غونڈی خبری نہ یو شپہ کبھی خلویبنت مسئلہ ایستہی دی۔ ہغہ نہ چا تپوس وکرو چپی امام شافعی صاحب! تہ ژوند کبھی لویو خلقو سرہ کبھینی تاخہ شے ایزدہ کرو ورنہ؟ ہغہ ورتہ وئیل چپی ما یوہ خبرہ ایزدہ کرپی دہ، ہغہ خبرہ دا دہ "الوقت سیف ان لم تقطعه قطعک"، ما دا خبرہ ایزدہ کرپی دہ چپی وخت د انسان یوہ بہترینہ سرمایہ دہ، دا د انسان د ژوند د بدلیدو، د نیکی او د بدی یوہ ذریعہ دہ، کہ چرتہ فائدہ د ورنہ واخستہ، تا فائدہ کبھی راوستو، فائدہ وو، کہ نہ دا تورہ دہ، خت بہ د مات کرپی۔ جناب سپیکر صاحب، نن سبا خلقو سرہ منہ منہ او سپکنہ سپکنہ نشتہ دے، مونہ ہغہ قوم یو چپی زمونہ وخت ضائع کیری۔ جناب سپیکر صاحب، اجلاس پہ درپی بجپی باندپی را غوبنتلے شوے دے، د درپی بجپی پہ خانی باندپی لس منہ د پاسہ خلور بجپی شولپی او یو خلی ہم کورم نہ دے پورہ۔ اوس بہ بیا اذان کیری لس منہ بعد، جناب سپیکر صاحب! زما بہ ستاسو پہ وساطت باندپی حکومتی پارٹی تہ دا درخواست وی چپی کہ چرتہ د دغی ایوان دغہ حالات وی لکہ دا کوم روان دی، بیا جناب سپیکر صاحب، د قوم بیسی مہ ضائع کوئی، زرگونو روپی چپی مونہ تہ روزانہ کومی ملاویری جناب سپیکر صاحب، بیا پہ دغہ غریبانو عوام باندپی رحم وکری، بیا دا اجلاس ختم کرپی غیر معینہ مدت پورپی او کہ چرپی دلچسپی ورکبھی اخی نو جناب سپیکر صاحب، تاسو تہ بہ زما دا گزارش وی، مونہ دلته ودیریو، خلور خلور پیری مونہ

و درېزو، تاسو مونږ ته يو منډ نه را کوي۔ دا به جناب سپيکر صاحب، بيا زمونږ قصور نه وي، دا به بيا زه تاسو ته وایم چې دا به ستاسو قصور وي۔ جناب سپيکر صاحب، زه دغې سره خپلې خبرې ختموم۔ زما به دا گزارش وي، د دغه خلقو وخت ضائع کيږي، زمونږ وخت ضائع کيږي، که د حکومت اجلاس چلولو کيږي، کارروائي کيږي دلچسپي وي، اجلاس د وچلولې شي که نه وي نو اجلاس د ملتوي کړلې شي جناب سپيکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپيکر: شکر يه جي۔ سردار بابک صاحب، پليز۔

جناب سردار حسين: شکر يه، سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب! څنگ چې مولانا صاحب خبره وکړه، زما يقين دا دے مونږ که په هاؤس کيږي وگورو نو مخامخ يو منستر چې دے، هغه په نظر نه راځي، منستر صاحب ماته په نظر نه راځي، منستر صاحب شايد، (قطع کلامياں، قتمے) او دا بالکل زمونږ ټول محترم دي، که ايډوائزرز دي، که اسسټنټس دي خو ما غالباً د منستر خبره کړې ده، ما د وزير صاحب خبره کړې ده او سپيکر صاحب! بيا ما دا خبره مخکيږي هم پوائنټ آؤټ کړې وه چې اوس خو ډيره زياته خوش آئنده خبره دا ده چې د اسمبلي سيشن چې دے، د هغې د پاره ورځ، يو تاريخ چې دے هغه هم متعين دے او د هغې د پاسه چې وزيران صاحبان نه راځي او بيا زما دا هم په مشاهده کيږي دي، زمونږ په نظر کيږي ده که د خوش قسمتي نه يا د بد قسمتي نه بعضې وزيران صاحبان راشي نو دوه درې منټه به ناست وي او دوه درې منټه پس چې ته گوري بيا به وزيران صاحبان نه وي، نو سپيکر صاحب! زما يقين دا دے چې دا څه بڼه تاثر نه دے او نن مونږ تاسو ته ريكويسټ کوؤ چې که مونږ دا رولنگ تاسو نه بعضې وخت کيږي غواړو چې سيکرټريان صاحبان د حاضري يقيني کوي نو نن مونږ ستاسو نه دا رولنگ غواړو چې کم از کم دا وزيران صاحبان چې دي، دوي خپله حاضري چې ده، دا يقيني کړي او يقيناً خبره دا ده چې بعضې وزيران صاحبان يواځې نن نه، روزانه بنياد باندې د هغوی بزنس وي د ډيپارټمنټ سره Concerned، هم په هغه ورځ باندې موجود نه وي او نن هم زما دا انډيبننه ده چې د بعضې وزيرانو صاحبانو متعلقه کال اټنشن به وي يا به د هغوی نور بزنس وي او هغوی نن دلته موجود نه دي۔ نو تاسو ته زمونږ دا ريكويسټ دے که په

دی باندی تاسو خپل رولنگ وړکړو چې وزیران صاحبان دا خپله حاضری یقینی کړی نو دا به ډیره زیاته غوره خبره وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: مفتی صاحب او سردار حسین بابک صاحب یو انتہائی اہمې مسئلې طرف ته ستاسو توجه را واپرولہ، ما ہم دغه خبره کولہ چې دا اسمبلی د معمول کارروائی شروع کولو د پارہ پکار دا دہ چې خومرہ مسائل دلته چھیرل کیږی، د هغې سرہ Concerned منسټران، دا بروقت خپلہ حاضری کوی، برائے کرم تاسو پہ دغې حوالہ باندې خپل طرف نہ یو رولنگ وړکړی چې هغوی خپلہ حاضری بروقت یقینی کوی او د حکومت د طرف نہ هغوی خپل Representation یا هغه جواب وغیرہ بروقت وړکوی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اپوزیشن کے تمام ممبران صاحبان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اسمبلی میں بروقت آئے ہیں، بروقت تشریف لائے ہیں اور وقت کی قدر کرتے ہیں۔ (تالیاں) اور اسی طرح میں ٹریژری، انچارج کی جانب سے افسوس کرتا ہوں کہ یہاں پہ اکثر ہمارے منسٹرز صاحبان موجود نہیں ہوتے ہیں (تالیاں) اور بغیر رخصت کے غیر حاضر رہتے ہیں۔ آئندہ کیلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اپنی حاضریوں کو یقینی بنائیں اور امید ہے کہ آئندہ ٹریژری، انچارج سے اس طرح کی شکایت نہیں آئے گی۔ شکریہ جی۔

### اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان میں: جناب ملک بہرام خان، ایم پی اے؛ جناب وجیہ الزمان صاحب، جناب سلیم خان صاحب، جناب صالح محمد خان صاحب، مسماۃ نادیہ شیر خان صاحبہ، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، جناب طفیل انجم صاحب، جناب سلطان محمد خان صاحب، جناب ارشد صاحب، ایم پی اے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted. Muhtarman Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

## رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اور کرنی: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ 'اوصاف' کے میرے پاس دو تین بیچوں کا ایک وہ ہے، Proofs بھی ہیں اور ہماں پہ یہ تمام کاغذات بھی ہیں، جناب سپیکر صاحب! ایک طرف تو ہم اقلیتوں کیلئے ہر طریقے سے اپنی آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف اقلیتوں کیلئے اور ہمارے تمام ان ٹرانسپل ایریاز کیلئے کچھ سیٹس مختص ہوتی ہیں کالجز میں، جناب سپیکر صاحب! میں یہ آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ ہماں پہ ایسا ہوا ہے کہ بورڈ میں جس لڑکی نے 926 نمبر لیے ہیں، جناح کالج میں، یعنی بورڈ میں جس نے 926 نمبر لیے ہیں، یہ اس کا نمبر ہے، جو میرٹ لسٹ لگی ہے 2 جولائی 2013 کو۔ جناب سپیکر صاحب، پھر ایک دوسری لسٹ لگتی ہے 5 جولائی کو، 926 والی جو لڑکی ہے، وہ رہ جاتی ہے اور ہمارے ہماں پہ ایک فاضل رکن نے پانچ لاکھ روپے دیکر اپنی، جو بھی اسے سمجھ لیں، خاندان کی سمجھ لیں، بہن سمجھ لیں، بیٹی سمجھ لیں، بھانجی سمجھ لیں، جناب سپیکر صاحب! دوسری لڑکی، جو 926 نمبر والی لڑکی سے کم نمبر (903) لیتی ہے جناب سپیکر صاحب، اس 903 والی لڑکی کو یعنی جعلی ڈومیسائل اور اس کے جعلی نمبر بنا کر اس کو ایڈمشن دلا دیا ہے، یہ میں آپ کو Proof بھجوا رہی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ یہ تحریک انصاف کا، تاریک انصاف کا جناب سپیکر، یہ بہت بڑا المیہ ہے اور میرا خیال ہے کہ میرے فاضل رکن جس نے یہ کام کیا ہے، وہ ہماں پہ موجود نہیں ہے کیونکہ وہ بہت بڑھ چڑھ کے بولتے ہیں اور بہت تاریک انصاف کی باتیں کرتے ہیں، تو یہ ان کا کارنامہ ہے، میں آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ اب اگر حکومت اس پہ بھی کوئی ایکشن نہیں لیتی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہماں سے تعلیمی اداروں میں جو یہ رکن اسمبلی کی طرف سے بار بار مداخلت جو ہے، تعلیمی اداروں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنے ہی لوگوں کو، 926 والی لڑکی کو میرٹ لسٹ سے ہٹا کر جو 903 نمبر لے رہی ہے، اس کیلئے جعلی ڈومیسائل بھی بنایا گیا اور جناب سپیکر صاحب، اس کیلئے یہ سارا کچھ کیا گیا، یہ تمام Proofs بورڈ کے بھی میرے پاس موجود ہیں، یہ 'اوصاف' کی کاپیاں بھی موجود ہیں، یہ کالج کی وہ میرٹ لسٹ بھی موجود ہے جو ایک لگی ہے اور جو دوسری لگی ہے، تو جناب سپیکر صاحب! اس پہ مجھے ابھی جواب چاہیے کیونکہ اگر اس کا جواب مجھے نہیں ملا کہ ایسا کیوں ہوا ہے تو ہماں سے جناب سپیکر صاحب، آپ کی کرسی پہ مجھے کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی کرسی ہے کہ جس نے ہمیشہ ہمیں ٹائم دیا ہے اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور یہ اسی لئے آپ ہمیں ٹائم بھی دیتے ہیں کہ جو ہماں پہ جس مینڈیٹ کے تحت آپ آئے ہیں، جس نعرے کے تحت آپ آئے ہیں

تو آپ کے اپنے ایم پی ایز یا منسٹرز شاید اس کو اجاگر نہ کر سکیں لیکن یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام لوگ آپ لوگوں کے ساتھ ہیں کیونکہ صوبے میں آپ میں اور ہم میں As such کوئی تمیز نہیں ہے، اسی صوبے کے آپ بھی رہنے والے ہیں، اسی صوبے کے میں بھی رہنے والی ہوں، آپ مسلمان ہیں، پاکستانی ہیں، پختون ہیں، میں مسلمان ہوں، پاکستانی ہوں، پختون ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ اس غیر انصافی کو کیسے-----

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس کا مجھے ایک ایسا شخص یا ایسا ایماندار چاہے وہ گورنمنٹ کی طرف سے ہو، چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہو، جس پر ہمیں اعتماد ہو، یہ جب بات سامنے آجائے گی جناب سپیکر صاحب، تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، کہ جو اس فلور پر بڑا کودتے ہیں اور بڑی وہ باتیں کرتے ہیں، تو وہ کس قسم کی یہ غیر انصافی، یعنی تحریک انصاف کو اب تاریک انصاف بنانا چاہتے ہیں، تو ان لوگوں کے خلاف ایکشن بھی ہونا چاہیے کہ جو یہ اس قسم کے جعلی کام کرتے ہیں، میں یہ آپ کے پاس بھجوا رہی ہوں اور میں آپ کی کرسی سے یہ توقع کر رہی ہوں کہ اس کیلئے کوئی کمیٹی تشکیل دی جائے کیونکہ یہ ایک ایسی بچی کا، یعنی اس کو ہٹایا گیا ہے کہ جو Deserve کرتی ہے اور جو Deserve نہیں کرتی اس کیلئے، اور پھر جعل سازی کا جناب سپیکر صاحب، چاہے وہ میں ہوں، چاہے وہ کوئی اور ہو، جس رکن اسمبلی نے بھی اس قسم کا کام کیا ہے جناب سپیکر، میرا مطالبہ ہو گا اور میرے ساتھ اگر آپ لوگ اور اپوزیشن Agree کرتی ہے کہ اس رکن کی رکنیت بھی ختم کی جائے اور اس رکن کے خلاف باقاعدہ جعل سازی کا مقدمہ بھی قائم کیا جائے جس نے بھی یہ کام کیا ہے۔ میں آپ کے پاس لے کر آرہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

(تہقے اور تالیاں)

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکوٰۃ و عشر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سورن سنگھ صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: بیٹھ جائیں آپ۔-----

جناب قائم مقام سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، حبیب الرحمان صاحب، پلیز۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): یو منٹ جی، د دہی کیس خود ما تہ پتہ

۔۔۔۔۔۵

(شور)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے اپنی بہن کو یہ ریکوریسٹ کروں گا کہ ہاؤس کے ڈیکورم کا بھی خیال رکھیں اور پارلیمانی اداب کا بھی خیال رکھیں۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے تو اس میں اس نے کہا، جولائی کا معاملہ ہے اور دو تین مہینے گزر گئے ہیں لیکن پھر بھی اگر یہ معاملہ اس نے اٹھایا تو کسی کے خلاف، کسی ایم پی اے پہ انگلی نہیں رکھی ہے حالانکہ یہ ایم پی اے کا کام نہیں ہوتا، یہ اگر ایم پی اے کرتا تو کسی اور کے ذریعے سے کرتا لیکن پھر بھی میں، یہاں پہ سیکرٹری ایجوکیشن بیٹھے ہیں، میں ان کو ہدایت کرتا ہوں کہ عید کی چھٹیوں کے بعد فوری طور پر اس کی انکوائری کی جائے۔

۔۔۔۔۔

محترمہ گلہت اور کرنی: جناب سپیکر! عید کی چھٹیوں کے بعد ایک تو اس لڑکی کا ٹائم ضائع ہو جائے گا،

جناب سپیکر صاحب! اس بات کیلئے آپ دو دنوں میں انکوائری کروائیں اور اس کو۔۔۔۔۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: انکوائری دو دن میں تو نہیں ہو سکتی۔

(قطع کلامیاں)

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: سپیکر صاحب! اس کو کو Deep study کرنا چاہیے، اس کا Analysis کرنا

چاہیے، اس میں بہت ٹائم لگتا ہے، یہ نہیں ہے کہ ہاؤس میں اس سٹیج پہ تو بہت ساری باتیں ہو سکتی ہیں لیکن

جہاں تک انکوائری کا تعلق ہے کہ انکوائری میں وقت لگے گا اس لئے کہ اس کی تہہ تک پہنچ جائیں اور دودھ

کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، اس لئے میں کہتا ہوں یہ پانچ اور دس منٹ کا کام نہیں ہے۔ اس لئے میں

کہتا ہوں کہ اس کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔



جناب قائم مقام سپیکر: Point of Personal Explanation پہ میرے خیال میں سورن سنگھ

صاحب کا حق بنتا ہے، یہ جواب دیدیں، جواب دیدیں۔

(قطع کلامی)

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: میری معزز ممبر نگہت صاحبہ نے جو اخبار کی کٹنگ پیش کی ہے،

میری ان سے گزارش ہے کہ آپ سب تسلی سے سن لیں۔

(قطع کلامی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت اور کرنی صاحبہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔

ذاتی وضاحت

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: آپ نے سوال کیا ہے، تسلی سے سن لیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ میری

معزز کن اسمبلی نگہت صاحبہ نے جو بات کی ہے، میں اس کے ساتھ ہوں، اگر اس میں کسی بندے پہ بھی یہ

چیز ثابت ہو گئی کہ اس شخص نے اس میں پیسے دے کر نمبر بڑھائے ہیں، اگر وہ ثابت ہوتا ہے یا اس شخص

نے کیا ہے تو اسمبلی کے فلور پہ میں کہتا ہوں کہ میں، سردار سورن سنگھ، 'اوصاف' اخبار آج سے تین

مہینے پہلے میں نے پڑھا ہے، میرا نام اس میں دیا ہے انہوں نے، میری بات سنیں، میں، سردار سورن

سنگھ، اسمبلی کے فلور پہ میڈیا کے سامنے کہتا ہوں کہ خدا کی قسم اگر ایک منٹ بھی اس اسمبلی میں رہ گیا، میں

استغفیٰ دینے کو تیار ہوں۔ (تالیاں) نا انصافی میرے قائد نے مجھے نہیں سکھائی، انصاف کی آواز اور

انصاف کا نام لیکر یہاں پہ پہنچے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ نا انصافی ہوگی اور پھر مینارٹی کی تو میں آپ کو یقین

دلانا چاہتا ہوں نگہت صاحبہ! اور پوری اسمبلی کو جناب سپیکر صاحب، میں ابھی سے اپنا استغفیٰ لکھ کے آپ

کے حوالے کرتا ہوں، (تالیاں) اگر یہ ثابت ہو گیا کہ یہ کام میں نے کیا ہے یا میری وجہ سے ہوا ہے تو خدا کی

قسم میں نہیں آؤں گا، میں کسی پہ کوئی کیس نہیں کرتا۔ اگر یہ ثابت نہ ہو اور میرے خلاف ایک پروپیگنڈہ

اور مجھے چپ کرانے کے خلاف ایک سازش ہے تو میری پھر اس اسمبلی سے اپیل ہے، درخواست ہے کہ خدا

را میرا ساتھ دو گے اس اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف بھی اور ان لوگوں کے خلاف بھی جنہوں نے یہ پروپیگنڈہ

کیا ہے (تالیاں) کیونکہ آج یہ سورن سنگھ کے خلاف ہے تو کل کسی اور معزز اسمبلی کے خلاف بھی ہو

سکتا ہے، کسی اور کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے دکھ ہے اس بات کا اور میں اپنی بہن کو یہ بتاؤں کہ اگر پانچ

لاکھ روپے میں 3 سے 29 میں نمبر بن جاتے ہیں تو یہ تو میرا خیال ہے یہاں پر ارب پتی، کروڑ پتی لوگ

بیٹھے ہیں، پھر تو غریب آدمی تعلیم ہی حاصل نہیں کر سکتا پھر تو میری سارے کالج میں پہنچ جائیں گے اور پھر یہ Fault جو بیکویشن ڈیپارٹمنٹ کا ہو گا کہ جس بورڈ سے یہ نمبر بڑھے ہیں، وہاں ایک انکوائری کی جائے، جس کالج سے بڑھے، ان کی انکوائری کی جائے کہ کیوں بڑھے ہیں، کس وجہ سے بڑھے ہیں؟ اس کی انکوائری ہونی چاہیے، 'پراپر' انکوائری ہونی چاہیے اور میں آپ کے ساتھ ہوں، یہ اسمبلی آپ کے ساتھ ہے، اپوزیشن اور اس میں کوئی بات نہیں ہے، (تالیاں) انسانیت کی بات ہے، ایک بچی کے مستقبل کا سوال ہے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی آزادانہ طور پر انکوائری کی جائے اور میں پھر کہتا ہوں کہ اگر مجھ پر یہ بات ثابت ہوگی تو خدا کی قسم میں استغفی دے کے آپ کو Goodbye کر کے یہاں سے چلا جاؤں گا اور ہر سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر! چونکہ ہمارے پر جتنے بھی فاضل ممبرز ہیں، وہ ہمارے دوست ہیں، ہمارے Colleagues ہیں، میں نے یہی سمجھا ہے کہ شاید اس بات پر یہ پھر اٹھ کے مجھ سے کوئی الجھنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا ہے کہ یہ پھر اٹھ گئے ہیں۔ میں نے ان کا نام نہیں لیا، میں نے آپ کو صرف Facts and figures دیئے ہیں، اس میں جو بھی Involve ہے، اس میں میں نے آپ کا نام نہیں لیا، میں نے کہا یہ شاید جواب دینے کیلئے جیسے کل آپ اٹھے ہیں، جیسے پرسوں آپ اٹھے ہیں تو شاید مجھے جواب دینے کیلئے آپ اٹھے ہیں تو میں نے کہا پھر آپ اٹھ گئے ہیں۔ اس میں آپ کا نام میں نے نہیں لیا، اس میں میں نے کہا کہ کوئی ہمارا کن اسمبلی اس میں Involve ہے اور جو بھی Involve ہے، اس میں آپ اور میں مل کر اس کے خلاف جہاد کریں گے کہ اگر ہمارے تعلیمی اداروں میں اس قسم کی مداخلت ہوتی رہی تو پھر نہ تو پڑھائی ہو سکتی ہے اور نہ ہی میرٹ پر لوگ آسکتے ہیں۔ یہ آپ کا بھی کام ہے، نشاندہی کرنا ہمارا کام ہے اور اس کی انکوائری کروانا اور اس کا سارا جو بھی پروسیجر ہے، وہ آپ کا کام ہے، میرا کام ہے کہ میں سپیکر صاحب کے نوٹس میں بات لاؤں۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: سپیکر صاحب! ایک منٹ کیلئے صرف، میری ایک ریکویسٹ آپ سے یہ ہوگی کہ اس کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کر کے دیں، اگر یہ غلط ہو، جھوٹ ہو، کسی ممبر اسمبلی کو بدنام اور بلیک میل کرنے کی سازش ہو تو ان لوگوں کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیے، یہ آپ کہیں، میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر مظفر سید، پلیز۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر، ہم ان کے ساتھ ہیں، اگر ہمارے ممبران اسمبلی کو، جو بھی ہے، چاہے اس طرف کا ہے یا اس طرف کا ہے، اگر اس پہ کوئی جھوٹا بہتان یا جھوٹی قسم کی ان کے بارے میں خبریں یا جھوٹا کوئی ایسا ہو گا تو جناب سپیکر، ہم بالکل اپنے، کیونکہ اگر فوج اپنے لوگوں کیلئے ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتی ہے، یہاں پہ ہماری کمزوری ہے، اگر بیورو کریٹس اپنے لوگوں کا ساتھ دے سکتے ہیں، اگر دوسری یونین اپنے لوگوں کا ساتھ دے سکتی ہیں، ہمارے ملک کا تو المیہ ہی یہی ہے کہ ہم تمام پولیٹیشنز ایک دوسرے کے کپڑے اتارنے کیلئے اور ایک دوسرے کی Leg pulling کیلئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ہم سب لوگ ایک ہو جائیں تو میرا خیال ہے پاکستان کو کسی اور کے دفاع نہیں، ہم سب ان کے دفاع کیلئے کافی ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ مظفر سید، پلیز۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زہ ستاسو پہ وساطت بانڈی د دې ایوان پہ وړاندې یو اہمہ خبرہ کول غوارم چې ضلع دیر پائیں، بالا دا د پرامن خلقو علاقہ ده او پروں یو عجیب غوندې آپریشن هلته شروع شوے دے، نہ یم خبر چې دا د کوم سازش تحت کیږی، نہ یم خبر چې دا د چا د پارہ کیږی؟ مونږ د دې قائل یو چې سیکورٹی فورسز د خپل کار کوی، مونږ د هغه خلقو پشت پناهی نه کوؤ بلکه د هغوی خلاف یو چې خوک امن خرابوی خو مونږ د دې تپوس کوؤ جناب سپیکر صاحب چې ډی آئی جی ملاکنډ داسې څه و چې نه بغیر په دیر کبني د دې خبرې اعلان کړے دے چې په دیر پائیں کبني د پندرہ تاریخه پورې د نن نه د آپریشن اعلان کړے دے، عام کورونو ته خلق ورځی، پولیس ورځی د خلقو نه کلاشنکوف، توپک یا چریٹز یا داسې د خپل حفاظت د پارہ کور کبني معمولی معمولی، دا خو پښتنو علاقہ ده، چا سره دا وړه اسلحه نشته؟ سیکورٹی فورسز سره زمونږ قامی جرگې فیصله کړې وه چې په دیر بالا و پائیں کبني څومره لویه اسلحه ده، دا د حواله شی او هغه حواله شوې ده، هغه تھیک تھاک گورنمنټ ته، هغه سیکورٹی فورسز ته حواله شوې ده۔ اوس مونږ حیران یو چې په دغه پرامن علاقہ کبني اوس د نور آپریشن څه ضرورت دے؟ خلقو کبني یو ډیر لوئے انتشار دے، خلق ډیر زیات بالکل روډونو ته د راوتو منتظر دے۔ هلته یو حالات

د هغې نه گهمبیر کیری نو داسې پرامن علاقه کښې د داسې قسمه سرگرمو ضرورت نشته، بې ځایه د امن و امان هلته نه خرابوی، زمونږ ستاسو په وساطت باندې هغوی ته دا درخواست دے چې چرته مشکوک خلق وی، هغه د تارگت شی، چرته تارگت آپریشن وی، هغه د کیری، هغې باندې زمونږه څه ریزرویشنز نشته خو مونږ د دې خبرې اجازت چرته هم نشو ورکولے، د هغه ځانې عوامی نمائندگی کوؤ، دا ایوان په دې خبره باندې مونږ خبروؤ چې یره حالات د نور نه خرابیری، امن طرف ته یو قدم روان دے، نو د دغې پرامن علاقې د ډیکورم او د هغې د عزت او د هغې ځانې خویندو او د میندو او د هغوی د تحفظ او د هغوی د عزت د پوره پوره خیال و ساتلے شی او د هغه خلقو کښې د دې وطن سره د مینې جذبه زیاته شی، هغه خلق د په بغاوت څوک نه امداده کوی۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دې باره کښې ما عرض کولو نو که تاسو اجازت را کړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ مظفر سید صاحب تاسو ته تفصیلی خبره وکړه، زمونږ دیر بالا او دیر پائین په دې صوبه کښې دیر د یو اهمیت حامل دوه اضلاع دی او الحمد للہ دیر بالا او دیر پائین همیشه د پاره د دې ملک او د دې وطن او د دې صوبې د پاره ډیرې زیاتې قربانیاڼې ورکړې دي۔ خاصکر دا نن سبا دا کوم Crises په دې صوبه کښې روان دی نو په دیکښې زمونږ دیر بالا او دیر پائین چې کوم مشران دی نو هغوی په هر ټاټم او په هر موقع باندې د حکومت سره بهرپور تعاون او هلته باقاعدہ قومی مشرانو خپل خپل یو گړیند جړگي هلته فعال کړې دي۔ زمونږ د علاقې چې څومره ایشوز دی، څومره معاملات دی نو مونږ براه راست هغه د آرمی سره، هغه د پولیس سره مونږ شیئر کوؤ۔ څنگه چې مظفر سید صاحب خبره وکړه جناب سپیکر صاحب، نو مخکښې مونږ ته آرمی یو خبره یا د پولیس په ذریعه مونږ ته مشران ئے کښینولی وو، د دې علاقې نه غټې غټې اسلحې تاسو حکومت ته Surrender کړئ، په دې علاقه کښې جناب سپیکر صاحب، هیڅ شک نشته چې په

دې دیر اېر او په دیر لوئر کښې د بعضې کسانو سره غټې اسلحې وې خو د هغې بنیادی وجه هم دا وه چې دا علاقې چونکه غرنیزې علاقې دی، دغلته دشمنیانې او ذاتی معاملات دیر زیات دی نو خلقو د ذاتی دشمنو د پاره دا غټې غټې اسلحې هلته ساتلې وې او دا هغه اسلحې وې چې زمونږ کوم خلق سعودی عرب ته مزدورو له تلی دی نو خپل هغه خولې هغوی هلته تویوی او دلته خپل کور د پاره حلال رزق به ئے هم گټو او خپلې هغه دشمنیانو د پاره به بیا دوی څه نه څه اسلحه هم اخسته. مونږ آرمی ته، حکومت ته، پولیس ته دا یوریکویسټ کړے وو چې چونکه د دې علاقې اجتماعی مسئلې دی، دلته دشمنیانې هم دی، اول تاسو د دې علاقو دا جرگې وکړئ، دا غټې غټې دشمنیانې ختم کړئ چې دشمنیانې ختمې شی نو دلته بیا د اسلحو ضرورت نشته. بل چې کوم دلته دا غټې اسلحې دی، دا خلق Surrender کوی نو تاسو دوی ته یو قومی معاوضه ورکوی. یو سپری په پینځویش زره روپۍ باندې ټوپک اخسته دے نو هغه د مستی نه نه دے اخسته، هغه د د بنمنی د وجې اخسته دے او خپل تحفظ هلته کوی. نو که تاسو دا اسلحې اخلئ، یو جرگه وکړئ او بل د دې اسلحې مناسب معاوضه تاسو ورکړئ چې دا سپرے ځان له حلال کاروبار شروع کړی او خپل هغه ژوند یو نارمل طریقہ باندې تیروی. هغه وعده هم وشوه خو په هغې باندې څه عمل نه دے شوی خو زه صرف دا یوریکویسټ کوم، څنگه مظفرسید صاحب او وئیل ټھیک ټھاک زمونږه په اېر او لوئر دیر کښې څه قسم مشکلات دی، مسئلې دی، الحمدلله د دغې علاقې خپل قومی جرگې دی، گریند جرگې هلته باقاعده تشکیل شوې دی، زمونږ سره د خپله رابطه کوی، مونږه به د دې قوم سره، د دې خلقوسره خپلې خبرې د سکس کوؤ. هان چې کله زمونږ نه ونشوه او مونږ کوم ځانې کښې Feel کوؤ نو ټھیک ده هغه د حکومت Writ دے، هر ځانې کښې د هغه خپل Writ قائمی، لهدا زمونږ دا ریکویسټ دے، څنگ چې مظفرسید صاحب وائی، زمونږ سره د ټھیک ټھاک په دې خبره کښې مشوره کیږی او کوم دا علاقې دی، اوس زه تاسو ته یو مثال درکړم، زما کوهستان دے جناب سپیکر صاحب، ټوله غرنیزه علاقہ ده، دغلته یو سپرے به په کور کښې تماچې ځان سره ساتی نو دا زمونږ یو عزت دے، غیرت دے، زه په ځنگل کښې وخت تیروم،

زما سره ٽول مال مویشی زه ساتم، هلته مونڙو د شرمخ نه یريرو او خپل د هغه مال مویشی تحفظ هم کوو، هلته لوکل دشمنیانی دی نوچی اوس زما نه حکومت تماچی او ٽوپکي کوم چي زمونږ سره لائسنس والا دی، هغه راغونډوی نو یو خو عام Overall چي دے نو امن و امان مسئلہ ده نو چي زه په ځنگل کښي وسپرم او زما سره په کور کښي تحفظ دپاره تش تماچی هم نشته نوبیا به لکه مونږو اخر خپل د هغه عزت او غیرت، هغه کور کښي مونږو سره زنانه وی، زمونږو اولاد دے، د هغوی تحفظ هم ضروری دے، نو لهدا په دي بنیاد باندې وایم چي په دي بهرپور توجه ورکړي شی او د مظفرسید صاحب دي خبرو سره زما سو فیصد اتفاق دے جي۔ شکریه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حبیب الرحمن صاحب، پلیز۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زما دي دواړو ورونو چي کومه خبره وکړه، چونکه زه هم د هغې ملاکنډ ډویژن سره تعلق لرم نو لاء اینډ آرډر سیچویشن هلته کښي د دي نورو حلقو نه مختلف دے لږ، هلته فوج دے، صرف د شانگلې نه او د بونیر نه، چونکه حالات زه به دا او وایم چي اوس هم پوره دغه نه وو خو بهر حال فوج د هغه ځايي نه تله دے، د دوي په علاقه کښي فوج هم دے زه به دا او وایم، د دوي دي خبرو سره ځکه چي زمونږو علاقه ده، د پښتنو ماحول دے، څومره پورې چي د آپریشن تعلق دے، آپریشن هله کښي چي فورسز د هغې ضرورت محسوس کړي خو مونږو به دا دغه وکړو چي زه دا هدايت ورکوم چي زمونږو دلته کښي د پولیسو چي کوم نمائندگان ناست دی، فوري طور د ملاکنډ ډویژن د دي آئي جی سره رابطه قائمه کړي او سبا د اسمبلي چي کله سیشن وی دلته، چي سبا Complete report د دوي دا کوم تحفظات چي دی، کوم Grievances دی، د دي متعلق، چي مونږو ته پوره علم نه دے ځکه چي مونږو In picture نه یو چي صورتحال څه دے؟ البته یو جنرل خبره چي مونږو باندې تیريري نوزه به دا درخواست وکړم ټول فورسونو ته چي د پښتنو نه بلکه د ټولو پاکستانی شہریانو د عزت، د هغوی عزت خیال د وساتي او کله چي آپریشن کوي نو خصوصاً د پښتنو ځان له یو جدا کلچر دے نود هغوی د بي عزتي کوشش د نه کوي او د عزت په طریقہ باندې د د هغوی د کور تلاشیانی اخلی چي دا د

قوم نه چې کوم دے دغه نشی او سبا پورې، زمونږه دلته کښې نمائندگان ناست دی، زه هغوی ته هدایت کوم چې فوری طور سبا د ملاکنډ ډویژن، نن د رابطہ قائمہ کړی او سبا ته درې بجې باندې د اسمبلی دلته سیشن شروع وی چې مونږ بهرپور طور دې اسمبلی ته ددوئ دا Grievances چې دی، دا مکمل رپورٹ دوئ ته مونږ پیش کړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریه جی۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ستاسو او د ټول هاؤس توجه دې خبرې ته راوستل غواړم چې په ننې ورځ باندې د بدقسمتی سره په سوات کښې ملاله یوسفزئی باندې چې د دې وطن بچی وه، د دې وطن بچی ده او هغې باندې حمله شوې وه او دا هغه ورځ ده چې مونږ دا گڼو چې ملاله یوسفزئی باندې اټیک چې وویا په ملاله یوسفزئی باندې حمله چې وه، دا یواځې په هغې یا د هغې په ملگرو نه وه، د دې وطن په هرې جینې باندې، د دې وطن په هرې بچی باندې دا حمله چې وه، د تعلیم دشمنانو یو دا کوشش کولو چې کوم خلق د آواز خاوندان دے یا کوم خلق د سوچ او فکر خاوندان دے یا دا کوم خلق چې په دې وطن کښې تعلیم او شعور خوروی، د هغې ظالمانو دا خیال وو چې دا آواز چې دے، دا آواز به مونږ بند کړو دا سوچ او فکر چې دے، دا به مونږه ختم کړو او دا نننۍ ورځ په دې حواله باندې هم ډیره زیاته اهمه ده چې مونږ شکریه ادا کوؤ د دنیا د هغه ټولو ادارو، د دنیا د هغه ټولو ملکونو چې چا د دې وطن یوې بچی له دومره لوئے اعزاز ورکړو چې ډیر لوئے اعزازات هغې ته ملاؤ شو۔ په دې وطن کښې د تعلیم د خورولو د پاره، د شعور د خورولو د پاره د هغې ماشومې ماشوم فکر چې وو، ماشوم سوچ چې وو، هغه Recognize شو۔ زه دا گڼم چې دا ټوله اسمبلی څنگ چې د دې صوبې لویه جرگه ده، دا د ټولې صوبې د پاره یو لوئے اعزاز دے، د ټول ملک د پاره ډیر لوئے اعزاز دے او زما یقین دا دے چې د هغې حملې سره د دې وطن د هرې جینې، د دې وطن د هرې بچی حوصله چې ده، هغه نوره سیوا شوې ده، جذبہ چې ده هغه نوره لویه شوې ده، د تعلیم او د شعور طرف ته تگ چې دے، قدمونه چې دی، هغه نور تیز شوی دی۔ مونږ په دې هاؤس کښې نن زه د عوامی نیشنل پارټی د طرف نه بیشکه د دې

وعدې يو واري مونږ بيا پخوالے کوؤ چې په دې وطن کښې د امنيت د قيام د پاره په دې وطن کښې د تعليم او د شعور د خورولو د پاره بايد چې مونږ د هغې ماشومې ملاله يوسفزې سوچ او د هغې فکر، د هغې 'کميټمنټ'، د هغې Devotion هغه ځان ته مخې ته کيږدو او د تعليم او د شعور د پاره چې خپل کوششونه دي، چې هغه نور هم زيات سيوا کړو۔ سپيکر صاحب، زموږ د پاره دا خبره هم باعث افتخار ده، دا د وياړ خبره ده، دا د افتخار خبره ده چې ټولې دنيا نن زموږ دا خطه چې ده، په دې باندې په دې حواله باندې ئے نظر دے که چرته دلته داسې سوچ موجود دے چې هغه د تعليم او د شعور خلاف دي نو بيا د ملالې چې کومه جذبه وه يا چې کومه جذبه ده يا چې کوم خدمات دي يا چې هغې کومه قرباني ورکړه، زما يقين دا دے چې هغه سوچ چې دے، د دې وطن د هرې جينئ دے، د دې وطن د هرې بچئ دے بلکه که زه دا او وایم چې ملاله يوسفزې يواځې ملاله يوسفزې نه ده، د دې وطن هره جينئ چې ده، د دې وطن هره بچئ چې ده، دا به ملاله يوسفزې وي، زما يقين دا دے چې دا خبره به بې ځايه نه وي يو واري بيا زه د ټولې دنيا د ټولو هغه لويو لويو ادارو، د هغه ټولو لويو ملکونو چې د دې وطن بچئ له ئے، ډير لئے لئے ملکونو چې د دې وطن بچئ له ډير ډير لئے لئے اعزازات ورکړي دي، د دې هاؤس د طرف نه زه د هغوی شکريه ادا کوم او د هغوی ډير زيات ممنون یم۔

جناب قائم مقام سپيکر: جی نکتہ اور کرزی صاحبہ۔

محترمہ نکتہ اور کرزی: شکريه، جناب سپيکر صاحب۔ جناب سپيکر صاحب! جو بات بابک صاحب نے يهاں په کي، بہت اہم پوائنٹ، يهاں په يہ جو خراج تحسین پیش کیا ہے، جناب سپيکر صاحب! ہم ملاله يوسفزې کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان اداروں کا بھی شکريه ادا کرتے ہیں کہ جن کو يہ پتہ چل گیا ہے کہ اگر ایک طرف 'نيگٹیو' سوچ ہے تو دوسری طرف خواتین سمیت جو ہے، وہ ایک بہت 'پازيټيو' سوچ بھی ہے جس کيلئے وہ اپنے مردوں کے شانہ به شانہ کھڑی ہو کر اس ایک سوچ کے ساتھ لڑ سکتی ہیں اور ان کيلئے اپنی جان بھی دے سکتی ہیں۔ جناب سپيکر صاحب، میں زيادہ بات نہیں کروں گی لیکن يہ بات ضرور کہوں گی کہ ایک ایسا ایوارڈ، ایک ایسا اس کو Prize اور ایک ایسے اس سے اس کو نوازا گیا کہ میں سمجھتی ہوں کہ اس ملک کی ہر بچی جو ہے، وہ ملاله يوسفزې ہی ہے۔ پاکستان کو اگر کسی غلط نام سے، یعنی دہشتگردی کے نام



سے بچانا جاتا تھا تو آج وہ بہت سی ملالہ یوسفزیوں کے نام سے اور بہت سے ہمارے شہیدوں کے نام سے، ہماری فورسز کے نام سے، ہماری آرمی کے حساب سے، ہمارے میڈیا کے لوگوں کے اس سے اور اس کے علاوہ ہمارے Innocent people کے ناموں سے یہ جانا جاتا ہے کہ پاکستان کو نقصان دینے والے لوگ جو ہیں، اگر وہ ہیں تو دوسری طرف اس کو بچانے والے بھی ان شکلوں میں موجود ہیں۔ تو ہم ایک بار پھر ملالہ یوسفزی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہر بچی پڑھائی لکھائی میں اتنی ہی دلچسپی لے گی اور پڑھ لکھ کر پاکستان کو ایک ترقی کی راہ پر گامزن کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی عصمت اللہ صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھ سے پہلے میرے چند معزز بھائیوں نے ایک افسوسناک واقعے کی طرف اشارہ کیا، ملالہ یوسفزی کا، تو جناب والا! اس واقعے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور بہت ساری بے گناہ بچیاں جو ایسے واقعات میں شہید ہو چکی ہیں، معصوم بچیاں، اس میں بہت سارے معززین شہید ہو چکے ہیں، علمائے کرام، شیخ الحدیث اس میں شہید ہو چکے ہیں، ہم ان سب پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں، مذمت کرتے ہیں لیکن جہاں تک انہوں نے پس پردہ ایک فکر کی بات کی تو فکر کے حوالے سے میں اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ اسلامی ملک ہے اور یہاں ہمارا آئین ہمیں پابند بناتا ہے اس بات کا کہ ہم اسلامی تعلیمات کو عام کریں اور جناب والا، فکر اقبال، تصور اقبال بھی ہم ایک معتبر چیز مانتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش افرنگ سر مہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

اور اسی طرح وہ فرماتے ہیں کہ:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت

تو لہذا یہ عالمی اداروں کا اس کو اتنا جاگر کرنا، وہ اگر اس علامہ اقبال کی فکر کے خلاف ایک سوچ کیلئے ہے تو پھر ہم اس کی حمایت نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہم اس کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، بقیہ اس ملک کے

حالات انتہائی افسوسناک ہیں، کل ہم نے یہ شدیدہ جو زلزلہ میں لوگ شہید ہوئے تھے، ان کیلئے ہم نے تعزیت کی، لیکن ایک فکر، ان کے ساتھ دو بچیاں، ایک کاکائات نام ہے اور ایک دوسرا نام ہے۔۔۔۔۔ ایک رکن: شازیہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: ہن شازیہ، وہ بھی اس میں زخمی ہو چکی ہیں، تو مطلب یہ ہے کہ اس حوالے سے اس کے پس پردہ جو لوگ اپنے جس مقصد کیلئے اس کو آگے چلا کر استعمال کر رہے ہیں، اس فکر کی ہم حمایت نہیں کر سکتے جناب سپیکر۔  
جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

### مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Mr. Muhammad Ali, MPA, to please move his privilege motion No. 9, in the House. Mr. Muhammad Ali.

جناب محمد علی (پارلیمانی سپیکرٹی برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرے حلقہ نیابت کے ڈی ایف ایم، یعنی ڈویژنل فارسٹ نیجر، ایف ڈی سی، محمد زیاد شرینگل فارسٹ ڈویژن انتہائی کرپٹ اور بد اخلاق انسان ہے۔ کسی مسئلے میں میں نے کئی مشران کو انکے دفتر بھیجا، وہاں ان کے ساتھ انتہائی بد تمیزی اور بد اخلاقی کی اور بھرے مجھے میں مجھے گالی گلوچ بھی دی جس کو میں نے ایم ڈی، ایف ڈی سی کے نوٹس میں لایا مگر ایم ڈی کے دو مہینے کے ٹال مٹول اور بہانوں کے بعد میں منسٹر فارسٹ کے پاس گیا اور اسی دن ایم ڈی، ایف ڈی سی بھی موجود تھے، اسی دن منسٹر نے ڈی ایف ایم کے تبادلے کا حکم صادر فرمایا لیکن 11 ستمبر سے 24 ستمبر تک ڈی ایف ایم تبادلے کے باوجود اپنا چارج چھوڑنے کو تیار نہیں اور بار بار جرجوں کے سامنے منسٹر کو بھی اور مجھے بھی گالیاں دیتا رہا کہ اگر ان کے پاس اختیار ہے تو مجھے دفتر سے نکالیں، لہذا دو بار سرعام مجھے گالیاں دیں اور میری تضحیک کی۔ لہذا اس کے اس اقدام سے میرے اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ڈی ایف ایم کے خلاف سخت کارروائی کی گزارش ہے۔

جناب سپیکر صاحب! بحیثیت د مسلمان او د دے قوم د نمائندہ او د مشر دا ز موزہ ذمہ واری دہ چہ اول بہ پہ سوسائٹی او پہ معاشرہ کنبہ موزہ د خپل خان اصلاح کوؤ، اول بہ موزہ خان تھیک کوؤ بیا بہ موزہ پہ نورو بانڈی خبرہ کوؤ او د دے قوم او د دے اولس د فلاح د پارہ بہ سوچ کوؤ۔ ز موزہ د شرینگل

چي کوم ڊويزنل فارست مينجر دے ، انتھائی غل سرے چي د هغه ما ثبوتونه هم راپيدا کرل او اولنہ چي کوم زمونہ شرينگل فارست ڊويزن دے نو هلته ده خلوارلس چي کوم باورچيان دي ، Cooks نئے بهرتي کري دي ، د دي کسانو تنخواه راخي او په Payroll باندې هغه باقاعده راخي خو دا کوم سرے چي بهرتي دے ، دي سري ته هم دا پته نشته چي زه بهرتي يم که بي روزگار هيم ؟ هغه نه دے خبر او هغه د خلورالسو Cooks تنخواگانې چي دي ، نو دي ايف ايم جيب ته ځي۔ هلته يو بل فارست منشي دے چي د هغه د اووه مياشتو تنخواه چي په Payroll راخي ، هم دغه دي ايف ايم نئے خپل جيب ته اچوي او دا پيسې هغه خوري۔ Recently زما په حلقه کبني د ځنگل د تهپيکي چي کومې تيندرې شوې دي ، تهپيکدارانو چي کوم کار اخسته دے نو خلوارلس تهپيکدارانو ، د هر يو تهپيکدار نه ده پنخوس پنخوس زره روپي بطور رشوت اخستو ، نو چي کله ورته تهپيکدارانو دا مزاحمت کرے دے چي يره دا زمونږه سره ته ظلم کوي ، مونږ به خپل ممبر ته او وايو نو جناب سپيکر صاحب ، دا مونږ چي په دي پښتو کبني يوه خبره کوو چي ممبر خو ، اخوا نور پرې تاسو پوهيري جي چي مونږ څه وايو چي هغه خو داسې داسې دے ، هغه څه شے دے ؟ نو جناب سپيکر صاحب! دلته زما خويندي ناستې دي ځکه زه د حياء نه هغه الفاظ نشم وئيله۔۔۔۔۔

ايک رکن: وايه وايه۔۔۔۔۔

جناب محمد علي (پارليماني سيکرٽري برائے خزانہ): خو زما صرف دا يو گزارش دے جناب سپيکر صاحب ، چي يو افسر چي هغه دومره پوري نڊر او دلير دے چي د هغه تبادلہ کيري په 11 ستمبر او 24 ستمبر پوري دا سرے په دفتر کبني ناست دے او برملا دا وائي چي هغه منسٽر ته د اووايه چي راشه ما او باسه او هغه ايم پي اے ته د اووايه ، زه د دي ځائي نه نه پاڅم۔ خو زه صرف د دي يوې خبرې گزارش کوم چي هم په دي 24 ستمبر باندې د قوم مشران د درې کلو اتيا مشران راوتلي دي او د دغه دفتر گھيراؤ نئے کرے دے او بيا پوليس او د دي قوم په مينځ کبني يوه معاهده هم شوې ده چي هغه معاهده جناب سپيکر صاحب ، داسې ده:

"قرارداد به طرف قوم کوہستان بشمول گلکوٹ لاموتي تھل"

آج بہ مورخہ 24-09-2013 جملہ مشران درج بالا بشمول جے ایف ایم سی، جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی، قرارداد پیش کرتے ہیں کہ جس وقت تک ڈویژنل فارسٹ مینجر، ایف ڈی سی شرینگل محمد زیاد یہاں موجود ہوگا ہم جنگل میں ون کنٹریکٹ اور دوسرے کام اور جنگل میں فیلڈ کے کام نہ ہونے دینگے، لہذا ڈی ایف ایم ہذا کا ٹرانسفر ہو چکا ہے لیکن محکمہ کا حکم نہیں ماننا اور زبردستی سے چارج سنبھالا ہوا ہے، مختلف رکاوٹ پیدا کر کے جے ایف ایم سی کے ساتھ بھی بغیر مشاورت علاقے میں تصادم پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لہذا اس کا یہاں سے تبادلہ کر کے دوسرا ڈویژن کھولا جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! زہ ڀیر دا خبرہ پہ افسوس سرہ کوم، ما تہ مناسب ہم نہ وہ چہی پہ دہی خلورو میاشتو کبہی او بیا پہ دہی یوہ ہفتہ کبہی دوہ پریویلیج موشنز پیش کوم، دا زما د پارہ ہم بنہ خبرہ نہ دہ خو زہ صرف دا یو عرض کوم جناب سپیکر صاحب! چہی د کرپت زمونہ افسرانو دا رویہ دہ چہی ہم غلا پہ ڀاگہ بانڈی کوی او ہم بیا د ہغہ تبادلہ کیہی او کورپت تہ خی۔ جناب سپیکر صاحب! زما لہہ شکوہ او گیلہ ہم دہ، ہغہ گیلہ او شکوہ زما دا دہ، یوسرے مہرے کوی نو د ہغہ د پارہ بہترین او محفوظ خائی باجور دے، ہغہ خی پہ باجور کبہی پناہ اخلی چہی ما پسہی شوک نشی راتلے۔ پہ پاکستان کبہی زمونہ سیاستدانان د تاپ چہی کوم غلہ دی، غلا کوی او سعودی عرب وائی راشہ زما جولئی تاتہ خالی دہ، پناہ زما سرہ اخلہ۔ دغہ شان چہی کوم کرپت افسران دی او مونہ د ہغوی گریوان تہ لاس اچوؤ نو ہغوی ڀائریکت خی عدالت تہ، Stay راخلی چہی "مجھے سیاسی طور پر تبدیل کیا گیا ہے"، زہ اخر دا وایم، د عدالت پہ خدمت کبہی ہم زما دا گزارش دے چہی کم از کم ہغہ دا گوری چہی زہ دا Stay چالہ ورکوم او پہ کوم بنیاد بانڈی چہی دے نو دا سرے تبدیل شوے دے؟ نو لہذا زہ دا عرض کوم جناب سپیکر صاحب، دیارلس ورخہی دا سرے پہ دفتر کبہی پہ بدمعاشی ناست دے او بیا تلے دے کورپت کبہی چہی دے نو Stay اخستہی دہ چہی زہ سیاسی طور بانڈی تبدیل شوے یم۔ زہ صرف دا مثال درکوم، زما پہ حلقہ کبہی یو ڀاکٹر وو، انتہائی غلط انسان وو چہی ما تہ غریبانان خلق بہ راتلل او ماتہ تے درخواست او منت کولو چہی تہ پہ خیل کور کبہی خور او مور لہی، د دہی ڀاکٹر داسہی کردار دے چہی عزتمند خلق دا ڀاکٹر کور تہ نشی بوتلے، دا زمونہ پہ زنانو بانڈی غلط

نظر اچوی، ہغہ ڈاکٹر ما پھ ڈی ایچ او باندی بدل کرو، پھ سحر ہغہ لارو، وائی مجھے سیاسی طور پر تبدیل کیا گیا ہے او ایم پی اے زما نہ غلط ڈیمانڈ کولو، نوزہ حیران پھ ڈی ایم چھی دیو میڈیکل ٹیکنیشن، ما بہ ہغہ تھ خہ وئیل چھی ما تھ ڈسپرین گولئی کور تھ راولپورہ چھی ما پری غلط کولو؟ خوزہ حیران پھ ڈی ایم چھی کورٹ سری لہ Stay ورکوی، ہغہ بیا پھ ہغہ خائی ناست وی، د ڈی ڈی ایف ایم پھ بارہ کبھی خوزہ دا وایم چھی جناب سپیکر صاحب! کہ اسمبلی پھ ڈی صوبہ کبھی نہ وھی او دا پارلیمنٹ نہ وے نو ما چھی دے ڈی سری لہ پھ خپل انداز باندی سزا ورکولی شوہ، ما دے پھ گاڈی پوری ترو او پھ ڈی روڈونو باندی ما دا سرے رابنکودو او دا زہ ہر ہغہ کریٹ افسرانو او بیورو کریسی تھ چیلنج ورکوم، پھ ڈی اسمبلی کبھی چھی خپلی قبلی درست کری، قبلی، خپل قبر ہم دا اور نہ مہ ڈکوی، خپل بچو لہ ہم حرام رزق مہ وری، کہ خپلی قبلی مو درست نہ کری نو ماتہ بیا پھ بلہ طریقہ باندی ہم ستاسو د سمولو لارہ معلومہ دہ او پھ ہغی باندی بیا زہ بنہ پوہیرم۔ لہذا زہ دا وایم، دا د 124 ایم پی ایز بی عزتی دہ، د 124 ایم پی ایز تذلیل شوے دے، زہ ڈی اسمبلی تھ دا وایم، زہ بہ پھ دوہ خبرو مطمئن کیرم جناب سپیکر صاحب، اولئی خبرہ خودا دہ چھی دے سری Stay اخستی دہ او سبا پھ دس تاریخ د ڈی سری Stay ماتیری، فوری طور د دا سرے د دغہ خائی نہ Suspend شی او د دہ تبادلہ د دیر اپر نہ وشی او دا کیس د کمیٹی تھ ولیبلے شی او سخت ترین کارروائی د ڈی بد اخلاق خلاف د وشی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی حبیب الرحمن صاحب، پلیز۔

جناب حبیب الرحمن (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

(قطع کلامیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ معزز رکن کی جو تحریک استحقاق ہے، اس میں خود ہی جو وزارت ماحولیات ہے، اس کی طرف سے لیا جانے والا ایکشن سامنے واضح ہے اور انہوں نے جو اس کے بعد تمہیداً بیان کیا، اسی میں وہ وجہ بھی پہنچا ہے کہ جس وجہ سے

جو موصوف ہے، جسکے خلاف یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی، وہ ابھی تک اپنے اس منصب پر بر اجماع ہے، عدالت کی طرف سے انہیں Stay ملا ہے، وہ Stay محکمہ اپنی طرف سے فی الفور خارج کرنے کی کوشش میں ہے، کل بھی اس میں تاریخ ہے، امید ہے کہ وہ Stay vacate ہوگا اور اس کے خلاف فوری طور پر 11 ستمبر کو جس دن انہوں نے یہ معاملہ پیش کیا، اسی وقت ایکشن لیا گیا، اسے تبدیل کیا گیا لیکن چونکہ عدالت کی ایک سپورٹ آگئی اور وہ Stay order لے لیا گیا، اس آرڈر کے مطابق جو ایک سول سرونٹ کے پاس ایک طریقہ کار ہے، تو اس وجہ سے ابھی تک وہاں پر ایکشن یہ ہے۔ جہاں تک انکی بات ہے، یہ بالکل میں ان کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر اسے آپ کمیٹی کو بھجوائیں وہاں اور پر اس کو پیش کیا جائیگا۔ جہاں تک محکمے کا تعلق ہے تو وہ محکمہ بھی اس میں فوری طور پر انتہائی سخت ایکشن لے گا تاکہ اس کی بات کی تہ تک پہنچنے کے بعد جو بھی سزا، چاہے وہ چارج شیٹ ہے یا اس کے خلاف جو بھی ایکشن ہے، وہ اس کو لینے کی پوزیشن میں ہوگا۔ آپ فی الحال اسے فوری طور پر کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ ہمارے معزز رکن جو ہے، وہ ان کا استحقاق جو ہے، اس کا ہم دفاع کر سکیں۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 9, moved by the honourable Member, be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it, the privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میں ایک عرض کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں جی 'سوری' افسوس سے کہتا ہوں کہ ایجنڈے کو پہلے ختم کر دیتے ہیں، بے

شک پھر اس کے بعد۔ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، تھینک یو آپ کا، 'سوری' کہ بار بار اٹھنا پڑتا ہے۔ سپیکر صاحب،

میں نے کل بھی یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ ابھی میں دیکھ رہا تھا وقفہ سے پہلے کہ منسٹر انوائرنمنٹ یہاں پر موجود تھے

اور ایجنڈے پر برنس بھی موجود ہے اور جب ایجنڈے کی بات آئی تو منسٹر انوائرنمنٹ یہاں پر موجود نہیں

ہیں، تو اس سے پھر ہم کیا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں؟ ایک طرف سے ہم یہ سن رہے ہیں کہ Right man for

the right job، ایک طرف سے ہم کہتے ہیں کہ میرٹ پر جو ہے وہ، میں تو یہ سمجھتا ہوں، مجھے تو یہ حق

نہیں پہنچتا کہ کسی پارٹی کے متعلق میں یہ کہوں لیکن انیسہ زیب صاحبہ جو ہیں، وہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارے ہاؤس میں Senior most parliamentarian ہیں، پچھلے چار مہینے سے، کل بھی میں نے بات کی تھی، سکندر صاحب نے یہاں پر جواب دیا، آج بھی ایجنڈے پر Minister Concerned کی برنس موجود ہے اور وہ یہاں بھی موجود ہیں، ہونگے یہاں پہ کہیں لیکن نہیں آئے یہاں پر، تو اس سے پھر یہ ہاؤس کیا نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے کتنی Seriousness ہے؟ سپیکر صاحب! ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ کے رولنگ سے جو آپ نے دی ہے، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ کل سے اس پر ٹھیک ٹھاک عمل درآمد ہونا چاہیے، Otherwise تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے ہاؤس کی برنس کے ساتھ ایک مذاق ہے اور یہ ہمیں نہ کہا جائے کہ یہ Collective responsibility ہے، اگر یہ Collective responsibility ہے تو پھر ایک منسٹر یہاں پر بیٹھے، باقی جو لوگ ہیں، وہ سارے چلے جائیں۔ Collective responsibility ہے، ایک منسٹر سارے منسٹرز کے جواب دینگے لیکن یہ طریقہ جو ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ Smooth running کیلئے صحیح نہیں ہے، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے بھائی معزز رکن، جناب سردار حسین صاحب نے کل بھی یہ نکتہ اٹھایا، آج بھی انہوں نے کوشش کی کہ اس چیز کو، میں تو اس کو معذرت کے ساتھ 'پولٹیکل پوائنٹ سکورنگ' کہوں گی۔ بنیادی طور پر دیکھا یہ جائے کہ کیا یہ کوئی قوانین یا ضوابط کے خلاف ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے؟ میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ ایک Internal arrangement ہے Of the Ministry، اگر منسٹر بیٹھا بھی ہو اور وہ اگر ہو تو پارلیمانی سیکرٹری مجاز ہے یا وہ ان کی Division of work ہے جو ہمارا Internal matter ہے منسٹری کا۔ اگر میرے جواب سے وہ مطمئن نہیں ہیں تو پھر وہ شاید اس بات کا تقاضا کر سکتے ہیں، All the cabinet members are collectively responsible, there is no doubt about it جہاں تک معاملہ ہے وزیر صاحب کا، وہ اگر بیٹھے رہے، اگر یہ برنس بروقت آجاتی تو وہ ہی جواب دیدیتے لیکن ان کا ایک Delegation آنا تھا، So he had to leave، اس میں اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کیا کبھی ماضی میں ایسا نہیں ہوا، کیا ایسا پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ جناب، میرے Experienced بھائی سردار حسین صاحب یہ پہلی دفعہ دیکھ رہے ہیں؟ لیکن صرف مسئلہ یہ ہے کہ آپ، اگر مجھ سے کوئی

کو تاہی ہو گئی یا میرے جواب میں کوئی کمی رہ گئی تو شاید وہ زیادہ Expect کریں Minister concerned سے لیکن It's an internal arrangement، انتہائی معذرت کے ساتھ میں اپنے فاضل رکن سے کہو گی کہ جو ہاؤس کی بزنس ہے، ساتھ ساتھ منسٹری کی بزنس کا ایک اس میں پوائنٹ ہے، آپ وہ بھی کریں گے اور منسٹری کے جو دیگر امور ہیں، انہیں بھی آزمانا ہے، شاید یہی وجہ ہے جس کیلئے پارلیمانی سیکرٹری کی گنجائش قانون میں رکھی گئی ہے اور ان کو مقرر کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: میں یہ سمجھتا ہوں کہ بزنس کی پراپرٹی جو ہے، اس میں کوئی Internal affairs matters نہیں ہوتے اور یہ پھر کیا بات ہوئی کہ منسٹر کی موجودگی میں بھی پارلیمانی سیکرٹری جو ہے، وہ قانون کے تحت اس قابل ہے کہ وہ جواب دیں گے اور میں نے میرے خیال میں انیہہ زیب طاہر خیل صاحبہ کی تعریف کی ہے، وہ اسی حوالے سے بھی کہ ہم بہت چھوٹے تھے کہ ہم نام سنتے تھے اور میں بڑے احترام کے ساتھ کہتا ہوں، لیکن پچھلے چار مہینے سے، کل بھی میں نے بات کی تھی، پچھلے چار مہینے سے اگر کوئی Minister concerned نہیں آتا اور آتا بھی ہے، بزنس کے دوران وہ ہاؤس میں نہیں آتا تو کیا یہ حق اپوزیشن کو نہیں پہنچتا کہ وہ یہ پوچھے، اس کیلئے بھی کیا یہ جواب کافی ہے کہ یہ پولیٹیکل سکورنگ ہے؟ میں نہیں سمجھتا کہ اس کیلئے یہ جواب کافی ہے کہ یہ پولیٹیکل سکورنگ ہے، یہ پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے۔ اگر تحریک انصاف اور ان کی اتحادی جماعتوں کی ساری تعیناتی میرٹ پہ ہوئی ہے تو پھر ایک بندہ کیوں ہاؤس میں نہیں آتا؟ اور پھر یہ ایشورنس بھی دیدی جائے کہ Next time اگر انوار منٹ منسٹر کی بزنس ہوگی تو وہ خود Appear ہو گا تو کم از کم ہم مطمئن ہونگے، اس میں کوئی پولیٹیکل سکورنگ کی بات نہیں ہے لیکن ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم یہ پوچھیں ان سے۔ اگر ایک فاضل ممبر اپنا ایک بہت بڑا مسئلہ لے آتا ہے جس طرح ہمارے بعض جو منسٹران صاحبان ہیں، وہ یہاں پہ ابھی بیٹھے ہیں، وہ In picture ہوتے ہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، اب اس طرح کے سپلیمنٹری جوابات دینے سے کیا فاضل ممبر خواہ اس کا تعلق حکومتی گروہ سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، وہ تو اسی بات پہ مطمئن ضرور ہونگے کہ ان کو ایشورنس دیدی جائے گی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی Presence جو ہے، وہ ضروری ہے۔ میں دوبارہ Repeat کروں گا کہ مہینے میں ابھی تواریح کا اور دنوں کا جو تعین ہو چکا ہے، لہذا وزراء صاحبان جو ہیں، باقی Schedule اس



میں Accommodate کر لیں اور اسمبلی کے دوران کم از کم ان کو اپنی حاضری جو ہے، وہ Ensure کرنی چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: 'Call Attention Notices': Madam Uzma Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 104, in the House.

محترمہ عظمیٰ خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، یہ کہ فیڈرل سروس ٹریبیونل اور سپریم کورٹ آف پاکستان ایک ہی سکیل میں اپ گریڈیشن کو ترقی تصور کر کے ملازمین کو ایک Premature increment کا حقدار ٹھہرایا ہے جس پر خزانہ ڈویژن نے مورخہ 31 مئی 2013 کو باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کر کے سال 2002 سے 2013 کے دوران اپ گریڈ شدہ ملازمین کو اضافی تنخواہوں، الاؤنسز بمعہ بقایا جات مالی سال 2014 میں دینے کی ہدایت کی تھی۔ اس سلسلے میں وفاق کے زیر نگرانی محکمہ جات میں تمام وفاقی ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی تنخواہ، الاؤنسز بمعہ بقایا جات کی ادائیگی کی گئی ہے لیکن اس کے برعکس صوبائی محکمہ خزانہ کی طرف سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی گئی سمری تاحال بے یار و مددگار پڑی ہے اور خدشہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بعض حکومتی نادان صلاح کاروں کی ایما پر صوبائی ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی الاؤنسز کے بقایا جات سے محروم نہ کر دیں جس کیلئے انہوں نے کئی سالوں تک انتظار کیا ہے، لہذا جناب وزیر اعلیٰ صاحب وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور حکومتی صلاح کاروں کے مشوروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپ گریڈ شدہ ملازمین کو Premature increment کے تحت اضافی تنخواہ والاؤنسز بمعہ بقایا جات منظوری دیں تاکہ یہ کم تنخواہ دار ملازمین اس سے اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکیں اور مذکورہ نوٹیفیکیشن پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں توہین عدالت کا بھی خدشہ ہے۔

سپیکر صاحب! اس کے بارے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کا Decision پڑا ہے اور انہوں نے، جناب سپیکر، یہ جس بارے میں میں نے کال اٹینشن جمع کرایا ہے، اس پر سپریم کورٹ آف پاکستان Decision آیا ہوا ہے اور جناب سپیکر، یہ Implement کرنا ہے۔ اگر Implement نہ ہوا تو یقیناً

Contempt of court میں کوئی بھی ہمارے خلاف کورٹ میں جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ سیپوشن گھمبیر ہو تو سر، میری Humble request ہوگی، اس کو جلد از جلد Consider کیا جائے اور جو سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے ابھی فنانس سے اس پر Applications مانگی ہیں تو اس کو بہت 'سپیڈ اپ' کر دیا جائے جناب سپیکر۔ میری منسٹر صاحب سے یہی درخواست ہوگی، پراسیس تھوڑا بہت جاری ہے، اگر وہ مجھے ایٹورنس دیدیں کہ وہ واقعی دینا چاہتے ہیں Premature increment تو جناب سپیکر، میں پھر Satisfied ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اور میرے علم کے مطابق گزشتہ اسمبلی میں بھی شاید عظمیٰ خان صاحبہ نے یا کسی اور ممبر نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا، گزشتہ حکومت میں بھی۔ میں ایک اصولی بات کرنا چاہوں گا اور میں نے سرکار سے، متعلقہ محکموں سے یہ بات کی ہے کہ یہ کوئی اچھی پریکٹس نہیں ہے کہ لوگ انفرادی طور پر آتے ہیں، اثر رسوخ استعمال کرتے ہیں پروموشن کے حوالے سے اور الاؤنسز کے حوالے سے، مراعات کے حوالے سے، اس لئے میں نے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ٹاسک دیا ہے کہ تمام پروموشنز کے حوالے سے بھی، الاؤنسز کے حوالے سے بھی ایک ایسی کلیئر پالیسی ہو جو بالکل واضح ہو، دیوار پر لکھی ہوئی ہو اور اس میں کسی کو سفارش کرنا یا اثر رسوخ استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اس پہ کام جاری ہے، اس لئے کہ گزشتہ 120 دنوں میں مسلسل میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ انفرادی طور پر لوگ آتے ہیں، کہتے ہیں کہ مجھے یہ پروموشن کی ضرورت ہے، اس پروموشن کی ضرورت ہے تو یہ کوئی مثبت Exercise نہیں ہے۔ فنانس کے حوالے سے جناب سپیکر صاحب، میں نے اپنے گلے کو ٹاسک دیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ فنانس کے حوالے سے تمام رولز اور تمام معلومات، یہ بالکل آن لائن کی جائیں اور ایک آدمی گھر پر بیٹھ کر بھی فنانس کے حوالے سے جو بھی معلومات اس کو درکار ہوں، اس کو دی جائیں، اس لئے کہ یہ اس حکومت کی نہیں، بلکہ وزیر خزانہ کی نہیں، ساری قوم کی امانت ہے اور کسی چیز کو چھپانا، رجسٹر میں فائل میں چھپا کر رکھنا، یہ مناسب بھی نہیں ہے اور یہ کوئی ترقی کی علامت بھی نہیں ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ میرا یقین ہے کہ ہم بہت جلد اس کے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ میں نے اپنے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یوں بھی کہا ہے کہ جتنے بھی وہ اخباری

رپورٹرز ہیں، جو فنانشل رپورٹرز ہیں، آپ اس کو مینے میں خود بلا یا کریں اور ان کو خود بریفنگ دیا کریں تاکہ تجسس کرنا اور دفتر میں سارا سارا دن گزار کر کوئی خبر حاصل کرنے کا یہ سلسلہ بھی ختم ہو جائے، اس لئے کہ اگر ہم دیانتدار ہیں اور ہمارے ہاتھ پاک ہیں تو ہمیں کوئی چیز چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مسئلے کا جہاں تک تعلق ہے جناب سپیکر صاحب! Premature کے حوالے سے اور یہ Increment کے حوالے سے ہم نے سمری موو کی لیکن اس پہ خود وزارت قانون کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ اس سے پہلے اس پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ بھی پیش کیا جائے، اصولی طور پر یہ تو چیز ٹھیک ہے، اگر مرکز کوئی چیز کہے، وہ بھی ٹھیک ہے ہمیں اس کو Follow کرنے کی ضرورت ہے، اب وہ In process ہے، اس کی ہم نے مخالفت نہیں کی ہے اور تمام محکموں سے یہی کہا گیا ہے کہ اس پر اٹھنے والے اخراجات، اس کو ہم اکٹھا کر رہے ہیں اور پھر یہ سمری جو ہے وزیر اعلیٰ کے پاس جائے گی اور اس کی منظوری کے ساتھ اس کا اعلان کیا جائے گا اور میرا خیال ہے، میں خود اس کے Favour میں ہوں کہ اس کے نتیجے میں متعلقہ ملازمین کو ایک بہت بڑا فائدہ ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔ تو اگر میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ عظمیٰ خان صاحب نے گزشتہ حکومت اور گزشتہ اسمبلی میں بھی اسی طرح کا سوال اٹھایا تھا اور کوشش کی تھی تو میرا یقین ہے ان شاء اللہ کہ اس حکومت میں اسمبلی میں اگر یہ کام نہیں ہو سکا ہے، امید ہے کہ اس سیشن میں یعنی اسمبلی کے اس دوران یہ کام ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا ما یو کال اتینشن پیش کرے و۔ "صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں پٹائٹس سی کے ویکسین جو حکومت کی جانب سے فراہم کئے جا رہے تھے، ختم ہونے سے ان مریضوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے جو پہلے سے ویکسینیشن کر رہے تھے اور اس پر اخبارات میں کئی دفعہ Statements بھی آچکی ہیں۔ حکومت اس جانب توجہ فرما کر مذکورہ ویکسین فراہم کرے۔"

جناب سپیکر صاحب! دا دوہ درہ پیرہی پہ دغہ فلور بانڈی مختلف معزز و اراکینو دا مسئلہ راپور تہ کر لہ، مونہر چہ کلہ واؤریدلہ چہ یہ دغہ صوبہ کنبہ پہ ہیلتھ کنبہ ایمرجنسی اناؤنس شولہ نو مونہر دا سوچ کولو چہ دا یر اہم خبرہی خو لاخہ چہ کوم Core cases دی، پہ ہغہی کنبہ ہم د مریضانو د Facilitate کولو د پارہ بہ بنہ مضبوط اقدامات کیدلی کیہری۔ د خومرہ وخت

راہسی دا مسئلہ پہ دغہ صوبہ کبئی چلیبری او پہ سؤونو نہ، پہ زرگونو داسپی  
 مریضان چہ ہغہ پخپلہ باندی د دغی ویکسین د اخستلو طاقت نہ لری او د  
 مخکبئی نہ حکومت ہغوی تہ Doze ورتہ ستارت کری وو او ہغہ یکدم رکاؤ  
 شو۔ جناب سپیکر صاحب! د ہغی غریبانانو خلقو د سترگو او بنکپی مونر لیدلپی  
 دی شوک چہ پخپلہ باندی د دغی علاج طاقت نہ لری او حکومت ہم پہ دغی  
 کبئی د تال مہول نہ کار اخلی۔ ہیلتھ منسٹر صاحب تشریف فرما دے، ہغہ بلہ  
 ورخ ما پوائنٹ آف آرڈر باندی خبرہ وکرلہ، دوی جواب راکرو خوزما پہ خیال  
 باندی کم از کم زہ بحیثیت د دغی اسمبلی د یورکن د خپلی حلقی او د خپلی  
 ضلعی دغہ غریبانان مریضان کم از کم پہ دغی خبرو باندی نشم مطمئن کولے۔  
 دغی ہاؤس تہ د Date وبنودلے شی چہ فلانکی تاریخ پوری بہ پہ ہر ہسپتال  
 کبئی ہپتائیس سی ویکسین بہ مونر Provide کری وی او غریبانان مریضان د  
 غی او ہلتہ د ہغہ خپل ویکسینیشن دا د یو پیرہ بیا شروع کوی۔ دیرہ دیرہ مننہ،  
 دیرہ دیرہ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آریبل شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ۔ زہ د مفتی صاحب مشکوریم، بہت اہم ایثو ہے یہ اور چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ پیپا  
 ٹائٹس سی کافی مہنگا علاج ہے اور زیادہ تر اس میں جو لوگ Suffer ہو رہے ہیں، وہ بہت زیادہ غریب  
 ہوتے ہیں اور ہماری ان کے ساتھ پوری ہمدردی بھی ہے، چونکہ میرے والد اس مسئلے سے گزر چکے ہیں،  
 پیپا ٹائٹس سی سے تو مجھے اندازہ ہے کہ کتنا مہنگا علاج ہے اور کتنا مشکل ہے؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو  
 یقین دہانی نہیں، یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ یہ جو ایثو آیا ہے جناب سپیکر، اس میں دو قسم کے انجکشنز ہوتے  
 ہیں، Interferon، ایک Pegylated ہوتے ہیں، Non pegylated injections ہوتے  
 ہیں اور جو Pegylated injections ہوتے ہیں، یہ Chronic Hepatitis C میں استعمال  
 ہوتے ہیں تو اس کیلئے چونکہ ہائی کورٹ کا آرڈر تھا کہ اس کا جو پراسیس ہے، اس میں آپ نیب اور انٹی  
 کرپشن اور اس قسم کے اداروں کو شامل کر کے اس پراسیس کو مکمل کریں، چونکہ ان کی طرف سے آرڈر تھا تو  
 وہ پراسیس مکمل ہو چکا ہے اور اس کا کیس جو ہے، وہ چیف سیکرٹری کو بھجوا دیا گیا ہے، تو میں ان شاء اللہ تعالیٰ

امید کرتا ہوں کہ تین چار دن یا ایک ہفتے کے اندر اندر یہ کیس کر کے، اور میں اپنے محکمے کو ہدایت کرتا ہوں کہ جیسے ہی اس کی Approval ہوتی ہے، فوراً آپ اس کی Purchasing کر کے ان لوگوں کو پہنچادیں۔ جو دوسرا Non pegylated کا وہ ایشو ہے، چونکہ یہ سابقہ حکومت میں جو خریدے گئے تھے، اس میں یہ کونسلین اٹھا یا گیا کہ جی یہ Substandard ہیں اور اس میں بڑا مسئلہ اٹھا جس کی وجہ سے اس کو Retest کیلئے اس کے Samples بھجوائے گئے ہیں وفاقی حکومت کو جو کہ ابھی تک اس کا رزلٹ نہیں آیا ہے اور جب تک وہ ڈیکلیئر نہیں ہوتا کہ یہ Substandard ہیں یا نہیں، اگر وہ کہتے ہیں کہ۔ standard Sub- ہیں تو یہ ہمارے محکمے کے پاس پیسے بھی ہیں، ہم فوراً خرید کے دوبارہ دے سکتے ہیں۔ چونکہ ایک دفعہ خریداری ہو چکی ہے اسکی، وہ سابقہ دور میں ہوئی ہے اور اس کا ایشو صرف یہ ہے کہ وہ آپ کو پتہ ہے کہ کورٹ کے سارے Decisions ہیں، تو یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ جو Chronic Hepatitis C کا ہے، Already اس کا پراسیس مکمل ہو گیا ہے، ایک ہفتے کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ محکمے کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں، ان کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ اس کا پراسیس مکمل کرتے ہی فوری طور پر آپ اس کی خریداری کر کے ان لوگوں تک یہ پہنچائیں اور یہ دوسرا جو ہے اگر Retest کے بعد اگر اس کو ڈیکلیئر کیا گیا کہ یہ ٹھیک ہے تو ہمارے پاس اس کے بہت سارے سٹاکس موجود ہیں، وہ بھی ہم فوری طور پر تمام ہسپتالز کو دینے کیلئے تیار ہیں چونکہ میڈیٹائٹس سی کیلئے حکومت نے، ہم نے بھی کوئی پانچ سو ملین روپے اس اے ڈی پی میں رکھے ہیں لیکن جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ خریداری ایک دفعہ ہو جائے، دوسری دفعہ خریداری میں کافی پرابلمز آتے ہیں۔ تو جیسے ہی یہ کورٹ کے جو آرڈرز ایشو ہوئے، اس کی یہ کلیئرنس آجائے تو ہمیں اس کا احساس بھی ہے اور مجھے ہمدردی بھی ہے کہ میرے پاس بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں جو واقعی غریب ہیں، Deserving ہیں اور میں ان شاء اللہ یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس ایشو کو ایک ہفتے کے اندر اندر Resolve کر دیا جائے گا۔ شکر یہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: محترم جناب شوکت یوسف زئی ڍیر بنہ وضاحت و کپرو خو زما بہ یوریکویسٹ وی چپی پہ دیکبئی Hard places دی او ڍیر غریبانان خلق دے، کم از کم د ہغی ڍ پارہ Alternate خہ متبادل خہ نہ خہ بندوبست دا پہ ہر ہسپتال کبئی پکار دے بالخصوص زمونز پہ حلقہ کبئی چپی ہغہ غریبہ حلقہ دہ او د ہغی خلق انتہائی غریبانان دے او ہغہ د دغی طاقت نہ لری، نو کہ پہ Local

purchase یا پہ داسی طریقہ باندی هغوی د پارہ تاسو متبادل بندوبست و کړی نو دا به ډیره زیاته غوره وی، د بونیر د پارہ بالخصوص۔

محترمہ نگهت اور کزئی: محترم سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میڈم نگهت اور کزئی صاحبہ۔

محترمہ نگهت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے میں ابھی جو وزیر صحت نے یہ بات کی ہے کہ جو پرائیویٹ پڑا ہوا تھا اور اس کو Retest کروانا ہے، ایسی بات تھی کہ وہ مجھے سمجھ آئی ہے کہ اس کو Retest کرواتے ہیں اور اگر وہ Retest میں صحیح نکلتے ہیں تو وہ انجکشنز صحیح ہیں تو ان کو ہم زیر استعمال لائیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اگر اس پراسیس کو ذرا تیز کر دیا جائے کیونکہ تین مہینے تو گزر چکے ہیں، تو اگر تیز کر دیا جائے تو میرا خیال ہے وہ غریب لوگ جو کہ اس بیماری سے آگے موت کی طرف جا رہے ہیں تو ان کی زندگی بچ سکتی ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس پراسیس کو ذرا تیز کر دیا جائے جو کہ پرائیویٹ سٹاک پڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا، میں ان شاء اللہ کل ہی اپنے ڈیپارٹمنٹ، جو یہاں بیٹھے ہیں، ان کو تو میں ابھی ہدایت کرتا ہوں کہ فوری اس کا (پتہ) کریں کہ کتنی دیر اور لگے گی وفاقی حکومت میں؟ اگر کوئی زیادہ اس میں لمبائٹم لگنے والا ہے اور یہ لوگ Suffer ہو رہے ہیں تو ہمارے پاس پیسہ ہے، انشاء اللہ ہم فوری اس کی خریداری کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. Mufti Said Janan, MPA, to please move his call attention notice No. 119, in the House.

مفتی سید جانان: زہ جی نور خہ وئیل نہ غوارم، ممبر چہ دہی خانی کبھی چہ کومہ مسئلہ راؤری، صرف د دغی خلقو د دہی صوبی عوامو تہ گوری، د دغی نہ بعد راؤری۔ دا جی تاسو وگوری، یو دوہ ورخہی مخکبھی یو لوئے رپورٹ شائع شوئے دے، 382 سکولونہ بند دی تولی صوبی کبھی او تیری اسمبلی کبھی ہم پہ دہی باندی غالباً غالباً چہ کوم ملگری موجود دی، هغوی تہ بہ دا پتہ وی، دا خبرہ ما یو خلی راوڑی وہ، دہی 382 سکولونو لہ جی کہ پہ 35 لاکھ روپی کبھی ضرب و رکڑی چہ کم از کم دا پہ 35 لاکھ باندی یو سکول جو پیری کم از کم، دا یو ارب 33 کروڑ 70 لاکھ روپی جی جو پیری او دا دن نہ نہ، دا د ډیری مودہی

نه بند دی خو مونږ دلته کښیناستلو، محکمې والا مونږ ته دا یقین د هانی وکړله  
چې ان شاء الله العظیم ډیر زر به مطلب دا دے مونږ د دې سکولونو کھلاؤلو  
کوشش کوؤ۔ نو په دې بنیاد باندې۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

مفتی سید جانان: زه جناب سپیکر صاحب، دا خپل کال اټینشن نوټس واپس اخلم۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یه۔ نماز کا وقفہ کرتے ہیں جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکر یه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زما وختی هیر شو، ما  
وئیل چې تاسو له مبارکی در کرم ځکه چې تاسو خو نن سپیکر یی، ماشاء الله  
تاسو چارج هم اخستے دے نو ما وئیل چې تاسو له مبارکی هم در کرم۔۔۔۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر وزیر خزانہ): لږ لیت شوې۔

جناب سردار حسین: او لږ لیت شوم خو بس هغه، سپیکر صاحب! بیا هغې سره ما بل  
خواست کولو، ما وئیل چې سټینډنگ کمیټی چې دی، دا ښه وه حکومت هم  
راغے، سټینډنگ کمیټی چې دی سپیکر صاحب، هغه هم ډیرې زیاتې لیت شوې  
او بیا تاسو له هم الله تعالیٰ یو موقع داسې در کړه چې بهر حال دې چیئر باندې  
ناست وئ نو هم مونږ تاسو ته د سپیکر په نظر کتل، اوس خو ظاهره خبره ده، نوزه  
به دا خواست کوم چې زمونږ حکومتی ورونه یو طرف ته بیا دا خبره کوی چې  
مونږ به اقرباء پروری هم ختموؤ او ډیرې ورځې وشوې بلکه میاشتی وشوې او  
بزنس چې دے، په هغې باندې ډیر لوټے اثر کیږی۔ زما به دا خواست وی چې ما  
ته پته ده چې دلته د پارلیمانی سپیکر تریانو د راتلو سره مسئله چې ده، هغه بیا  
گرانہ شوې ده خو بهر حال د سټینډنگ کمیټیو دا جوړول چې دی، دا ډیره زیاته  
اهمه مسئله ده، بلکه یواځې اهمه مسئله نه ده، دا ډیره زیاته ضروری مسئله ده،  
بلکه تاسو که د خپلې اسمبلی ریکارډ راواخلئ نو په دې دوران کښې چې د  
اسمبلی څومره بزنس دے چې هغه سټینډنگ کمیټیو ته یا مختلفو کمیټیو ته ریفر

شوعے دے نو زما یقین دا دے چہی ہغہ بہ تر ہغہ وخت پورہ پینڈنگ پروت وی تر کومہ وختہ پورہ چہی کمیٹی نہ وی جو رہی شوہی۔ سپیکر صاحب! دلته خو لطف الرحمان صاحب ناست وو، بیا ما ہغہ سرہ ہم خبرہ کپری دہ، د مسلم لیک مشران ملگری چہی ناست دی، ما ہغوی سرہ ہم خبرہ کپری دہ، مونہر پخپلہ د پیپلز پارٹی چہی زمونہر کوم پارلیمانی لیڈر دے، ہغہ سرہ مونہر خبرہ کپری دہ، زمونہر د طرف نہ ہیخ داسہی خہ خبرہ نشته دے نو تاسو تہ بہ زما دا ریکویسٹ وی چہی دا موقع درلہ اللہ تعالیٰ درکپری دہ نو کہ پہ دیکہنی دا کاروشی نو زما یقین دا دے چہی دا بہ یرہ زیاتہ بہترہ خبرہ وی۔ دغہ ریکویسٹ مہی تاسو تہ کولو۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. The honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Reports of the Council of Islamic Ideology.

چونکہ منسٹر موصوف صاحب نے ریکویسٹ کی ہے اس لئے اس کو پینڈنگ کرتے ہیں جمعہ تک۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب قائم مقام سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ ہر سال 30 ستمبر تک اثاثہ جات کی تفصیل، گوشوارے جمع کئے جاتے ہیں۔ چونکہ کافی ممبران صاحبان اب بھی گوشوارے جمع نہیں کر سکے لہذا گزارش ہے کہ 15 اکتوبر تک اب بھی گنجائش ہے تو جو حضرات رہتے ہیں تو وہ اپنے گوشوارے اثاثہ جات جمع کرا دیں۔ شکریہ۔

میرے خیال میں ہاؤس سے مشورہ کرنے کے بعد پھر Sitting adjourn کرتے ہیں، کل چونکہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہے اور پرسوں کیلئے اگر آپ لوگ مناسب سمجھتے ہیں تو جمعہ صبح دس بجے سے اجلاس شروع کر دیتے ہیں، پھر نیچ میں نماز جمعہ کا وقفہ کر کے تین بجے پھر سٹارٹ کریں، یہ میری اپنی تجویز ہے، رائے ہے، آپ لوگ اس پر جو مناسب سمجھتے ہیں تو ایک فیصلہ دیدیتے ہیں۔ ایجنڈا بہت زیادہ ہے اس لئے کوشش یہی ہے کہ صبح سے اگر یہ۔۔۔۔

اراکین: ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے؟۔ جی۔

جناب سعید اللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: مائیک ذرا آن کر دیں۔



جناب عبداللہ مایار (پارلیمانی سیکرٹری برائے معدنی ترقی): جناب سپیکر صاحب! زہ مشکور یم، زہ ستاسو توجہ یو اہم طرف تہ گرڄوم جی۔ پہ مردان کنبی نن سبا پہ کالج چوک کنبی چي کوم زمونڊ مردان مین ڄائپ دے، بلکہ بازار دے کالج چوک، هلته یو احتجاجی کیمپ لگیدلے دے۔ هغه کیمپ چي لکیدلے دے، هغه د مردان د مضافاتو خلقو، هغه خلق چي د کومو خلقو زمکه پہ عبدالولی خان یونیورسٹی کنبی راغلی وه دغه کیمپ هغه خلقو لگولے دے۔ په هغی کنبی د هاشم آباد، د پلٽو، د مایارو، د طورو د خلقو زمکی راغلی وې او نن سبا هغه خلق د یوې هفتی نه په مردان کنبی په بازار کنبی په کالج چوک کنبی ناست دی، احتجاجی کیمپ ئے لگولے دے۔ هغوی سره تیر شوی حکومت وعدې کرې وې چي د چا زمکی په دې یونیورسٹی کنبی راغلی دی، مونږ به د کلاس فور چي کوم دے، د هغوی بنه پوره پوره په دیکنبی حصه هغوی له ورکوؤ۔ نو اوس هغه خلق راپاڅیدلے دے او په مردان کنبی په کالج چوک کنبی هغوی احتجاجی کیمپ لگولے دے، په دیکنبے هغوی ټول غریبانان خلق دے، د چا کنال کنال، د چا دوه کناله زمکی وې پکنبی، د چا جریب جریب، د هغوی پکنبی کورونه هم تلی دی او د هغوی پکنبی زمکی هم لارلی او هغه کیمپ هغوی شپه او ورځ لگولے وی، نو زما دا درخواست دے چي هغه خلق چي د چا زمکی پکنبی تلی دی او د چا کورونه پکنبی تلی دی، هغوی سره څنگه چي تیر شوی حکومت وعده کرې وه نو که فرض کره هغوی سره دا وعده پوره شوه او هغه خلقو له توجه ورکړې شوه چي کوم غریبانان خلق دے او مزدورکار خلق دے، هغوی خپلی مزدوری پریبني دی او په هغه کیمپ کنبی هغوی شرکت کرے دے نو که مهربانی وشوه، لهدا څنگه چي په کلاس فور کنبی په عبدالولی خان یونیورسٹی کنبی ترجیح او توجه ورکړې شوه، نو زما دا، منسټر صاحب خودې وخت کنبی شته نه، هائر ایجوکیشن، خاصکر هغوی ته دا درخواست دے چي په دې باندي سنجدگی سره غور وکړی۔ مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you, ji. The Sitting is adjourned till 10:00 a.m. of Friday Morning, October 11, 2013.

